بسم اللہ الرحمن الرحیم

زخم سے نکلنے والے خون سے کب وضو ٹوٹتا ہے اور کب نہیں؟

دارالافتاء اہلسنت (دعوت اسلامی)

سوال

کیا فرماتے ہیں علمائے دین ومفتیان شرع متین اس مسئلہ کے بارے میں کہ زید کی ٹانگ پر ایک گہرا زخم ہے جس نے لمبائی اور چوڑائی میں کافی جگہ (تقریبا دوانچ جگہ) گھیر رکھی ہے۔ پانی اس زخم کو نقصان دیتا ہے اس وجہ سے زید اسے پانی سے بچاتا بھی ہے۔ ایسا ہوتا ہے کہ اس زخم کے ایک حصے سے خون نکل کر بہتا ہوا دوسرے حصے پر چلا جاتا ہے لیکن اس زخم کے اندر ہی رہتا ہے اس کے دائرے سے باہر نہیں نکلتا تو عرض یہ ہے کہ اگر اس زخم کی ایک طرف سے خون نکل کر بہا اور دوسری جانب آگیا لیکن زخم کے اندر ہی رہا تو زید کا وضو ٹوٹے گا یا نہیں؟

سائل : سعد عطاری (شادباغ لاہور)

جواب

زید کے مذکورہ زخم کی ایک طرف سے خون نکل کر بہتے ہوئے زخم کی دوسری طرف جانے سے وضو نہیں ٹوٹے گا جب تک وہ بہتے ہوئے زخم کے دائرے سے باہر تندرست حصے کی طرف نہ نکلے۔ تفصیل اس میں یہ ہے کہ ایسا زخم جس کی چوڑائی اور گہرائی نظر آرہی ہو، اس کی ایک جانب سے خون یا پیپ نکل کر دوسری جانب بہہ جائے تو اس سے اس وقت تک وضو نہیں ٹوٹتا جب تک وہ خون یا پیپ بہہ کر ایسی جگہ نہ پہنچ جائے جسے وضو یا غسل میں دھونا ضروری ہو کیونکہ ایسے زخم والا حصہ جب تک تندرست نہ ہو جائے شرعی طور پر وہ بدن کے باطنی حصے کے حکم میں ہے اور جسم کے اندرونی حصے میں خون کے بہنے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔

فتاوی بزازیہ میں ہے : ”وفی جامع الصغیر: الدم اذالم یحدر عن راس الجرح لکن علا وصار اکثر عن راس الجرح لا ینقض“ ترجمہ : جامع الصغیر میں ہے کہ خون جب زخم کے سر سے نہ ڈھلکے لیکن اوپر آئے اور زخم کے سر سے زیادہ ہو جائے تو وضو نہیں ٹوٹے گا۔ (فتاوی بزازیہ، جلد 1، صفحہ 17، مطبوعہ کوئٹہ)

علامہ ابن عابدین شامی رحمۃ اللہ علیہ اپنے رسالے "الفوائد المخصصۃ باحکام کی الحمصۃ" میں فرماتے ہیں : ”ان الدم والقیح والصدید اذا علا علی الجرح ولم یسل عنہ الی موضع صحیح من البدن لا ینقض الوضوء سواء کان الجرح کبیرا او صغیرا۔۔۔ ویؤید ھذا مافی خزانۃ الروایات فی الجراحۃ البسیطۃ اذا خرج الدم من جانب وتجاوز الی جانب اٰخر لکن لم یصل الی موضع صحیح فانہ لا ینقض الوضوء لانہ لم یصل الی موضع یلحقہ حکم التطہیر“ ترجمہ : خون، پیپ پانی جب سرزخم پر چڑھے اور اس سے ہٹ کر بدن کی کسی صحتمند جگہ نہ بہے تو وضو نہ ٹوٹے گا، خواہ زخم بڑا ہو یا چھوٹا۔۔ اس کی تائید پھیلے ہوئے زخم سے متعلق خزانۃ الروایات

کی اس عبارت سے ہوتی ہے: "جب خون زخم کی ایک جانب سے نکلے اور دوسری جانب تجاوز کرے لیکن کسی تندرست جگہ نہ پہنچے تو وہ ناقض وضو نہیں، کیونکہ وہ کسی ایسی جگہ نہیں پہنچا جسے حکم تطہیر لاحق ہو۔ (مجموعۃ رسائل ابن عابدین، الرسالۃ الثالثۃ، الفوائد المخصصۃ باحکام کی الحمصۃ، جلد 1، صفحہ 112، مطبوعہ بیروت)

اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ فتاوی رضویہ میں زخم وغیرہ سے خون نکلنے کے احکام پر مشتمل اپنے تحقیقی رسالے "الطراز المعلم فیما ھو حدث من احوال الدم" میں فقہائے کرام کے اقوال مختلفہ کے ذکر کے بعد خلاصہ اور نچوڑ بیان کرتے ہوئے لمبے، چوڑے اور گہرے زخم کے متعلق فرماتے ہیں: "اب رہا مسئلہ زخم۔ فاقول (میں کہتا ہوں): بندہ ضعیف کو یہ سمجھ میں آتا ہے اور خدائے برتر ہی کو خوب علم ہے کہ پھیلے ہوئے زخم کی تین صورتیں ہیں: ۔۔۔ **والثالثۃ: بسیط عریض ظاھر غورہ مرئی قعرہ**۔۔۔ فمجال نظر فان الغور الذی ظھر کان من باطن البدن قطعا واذا ظھر ظھر ولم یتناولہ حکم التطھیر بعد فعسی ان یکون باقیا علی حکمہ الاصلی حتی یبرء فینزل علیہ حکم التطھیر ویلتحق بالظاھر شرعا ایضا کما التحق حسا وحینئذ یکون سیلان الدم فیہ سیلانا فی الباطن ویؤیدہ ماتقدم عن الدرر عن المحیط ان مایوازی الدم من اعلی الجرح مکانہ فقضیتہ ان لو نبع الدم فیہ حتی یوازی حرفہ من کل جانب لم یضر لانہ علو لا انحدار فیلزمہ ان لو نبع فی اعلاہ ثم انحدر فیہ ولم یجاوزہ لم ینقض لانہ منتقل فی مکانہ لا عن مکانہ۔ وکانّ ھذا ھو ملحظ مافی المشکلات وخزانۃ الروایات ولا ینافیہ مافی النھر والسراج وط علی المراقی ان فائدۃ ذکر الحکم دفع ورود داخل العین وباطن الجرح اذ حقیقۃ التطھیر فیھما ممکنۃ وانما الساقط حکمہ۔ فلیس ظاھرا فی جعلہ ظاھرا الا ظاھرا او ھو ظاھر بخلاف ما کان ظاھرا ثم عرض عارض فانہ لا یخرجہ عن الخروج الی الدخول کما علمت فلیس فیھا ان کل مالا یطلب تطھیرہ بالفعل لعذر فالسیلان علیہ لا یضر کما اوھم بعض وافھم بعض۔ وبالجملۃ ما کان ظاھرا لا یصیر بالعذر باطنا کما افادابن الکمال وما کان باطنا لعلہ لا یصیر ظاھرا مالم ینزل علیہ حکم التطھیر کما یفھم من المشکلات وخزانۃ الروایات او النھر والینابیع وطحطاوی المراقی ورد المحتار ایضا" **تیسری صورت یہ کہ بسیط و عریض ہے جس کا عُمق ظاہر ہے گہرائی نظر آرہی ہے**۔۔ تیسری صورت تو وہ جولان گاہِ نظر ہے اس لئے کہ گہرائی جو ظاہر ہوگئی ہے یہ **قطعاً پہلے باطن بدن میں شامل تھی اور جب ظاہر ہوئی تو اس حالت میں ظاہر ہوئی کہ ابھی اسے حکمِ تطہیر شامل نہیں تو شاید یہ اپنے اصلی حکم پر (باطن بدن ہونے پر) باقی رہے، یہاں تک کہ زخم اچھا ہوجائے تو اس پر حکمِ تطہیر وارد ہو اور یہ ظاہر شرعی میں شامل ہوجائے جیسے بروقت ظاہر حسی میں شامل ہے ایسی صورت میں اس کے اندر خون بہنا باطن میں بہنا ہے** اس کی تائید اس کلام سے ہوتی ہے جو بحوالہ درر عن المحیط سے نقل ہوا کہ زخم کے بالائی حصے سے جو خون کے مقابل ہے وہ خون ہی کی جگہ ہے تو اس کا تقاضا یہ ہے کہ اگر اس میں خون اُبل کر ہر طرف سے اس کے کنارے کے مقابل ہوگیا تو مضر نہ ہو اس لئے کہ یہ چڑھنا ہے ڈھلکنا نہیں، اس پر لازم آتا ہے کہ اگر بالائی حصے میں اُبلے پھر اس کے اندر ہی ڈھلک آئے اور اس سے باہر تجاوز نہ کرے تو ناقض نہ ہو اس لئے کہ وہ اپنی جگہ کے اندر منتقل ہونے والا ہے اپنی جگہ سے منتقل ہونے والا نہیں۔ گویا یہی مشکلات اور خزانۃ الروایات کی عبارت کا مطمع نگاہ ہے اور نہر، سراج اور طحطاوی علی مراقی الفلاح کی عبارت اس کے منافی نہیں: اس حکم کو بیان کرنے کا فائدہ داخل چشم اور باطن زخم سے وارد ہونے والے اعتراض کا دفعیہ ہے اس لئے کہ حقیقتِ تطہیر ان دونوں میں ممکن ہے صرف حکمِ تطہیر ساقط ہے اھ۔ یہ عبارت بجز

ظاہر حسی کے اُسے ظاہر بدن قرار دینے میں ظاہر نہیں اور ظاہر حسی ہونا تو ظاہر ہے بخلاف اس کے جو پہلے ظاہر بدن تھا پھر اس پر کوئی عارض در آیا کہ یہ اسے خروج سے نکال کر دخول میں نہ ملادے گا جیسا کہ معلوم ہوا تو مشکلات میں یہ نہیں کہ ہر وہ جس کی تطہیر بالفعل کسی عذر کی وجہ سے مطلوب نہیں تو اس پر خون بہنا مضر نہیں جیسا کہ بعض نے اس کا وہم پیدا کیا اور بعض کی عبارت سے مفہوم ہوا۔ **مختصر یہ کہ جو پہلے ظاہر تھا وہ عذر کی وجہ سے باطن نہ ہوجائے گا جیسا کہ ابنِ کمال نے افادہ فرمایا اور جو باطن تھا امید یہی ہے کہ وہ ظاہر نہ ہوجائے گا جب تک کہ اس پر حکم تطہیر وارد نہ ہو۔ جیسا کہ مشکلات اور خزانۃ الروایات سے مفہوم ہوتا ہے یا نہر، ینابیع، طحطاوی علی مراقی الفلاح اور ردالمحتار سے بھی۔** ملخصا وملتقطاً۔ (فتاوی رضویہ، جلد 1، صفحہ 451تا455، رضا فاؤنڈیشن، لاہور)

وَاللہُ اَعْلَمُ عَزَّوَجَلَّ وَرَسُوْلُہ اَعْلَم صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم

مجیب : مولانا اعظم عطاری مدنی

مصدق : مفتی محمد ہاشم خان عطاری

فتوی نمبر : JTL-0580

تاریخ اجراء : 18جمادی الاول1444ھ/13دسمبر2022ء

Dar-ul-IftaAhlesunnat (Dawat-e-Islami)

www.fatwaqa.com
daruliftaahlesunnat
DaruliftaAhlesunnat
Dar-ul-ifta AhleSunnat
feedback@daruliftaahlesunnat.net